

جہان اردو (اسائنسیت ۲)

امراؤ جان ادا (مرزا ہادی رسو)

سوال ۱: امراؤ جان ادا امیرن سے امراؤ جان ادا کیسے بنی؟

"امیرن" یا "امراؤ جان ادا" مرزا ہادی رسو کے ناول کا مرکزی کردار ہیں جو اس کتاب میں مرزا صاحب کو اپنی زندگی کی سفرگزشت ساری ہیں۔

امیرن فتح آباد شہر میں رہنے والے ایک چھوڑکار کی بیٹی
تھی جو اپنے گھر میں مان باپ اور چھوٹے بھائی کے ساتھ
بہت خوش حال زندگی کر رہی تھی۔

امیرن کے محل میں دلاور خان نام کا ایک آدمی رہتا جو کہ
ڈکسٹروں سے ملا ہوا تھا۔ کچھ برس قبل دلاور کو گفتار
کیا گیا تھا جس کی بنا پر وہ لکھنؤ میں کافی عرصہ قید رہا۔
دلاور کی گرفتاری کے وقت محمد والوں سے ٹھیک خفیہ کی تھی
جن میں امیرن کے والد بھی شامل تھا۔ چونکہ ہاڑھ میں
قرآن شریف درکر گوئی لی تھی، امیرن کے باکوں
حال سچ بتاتا ہوا اور دلاور کو قید ریا گیا۔ اس
کئی سال بعد دلاور سفارش کی وجہ سے رہا ہو کر آگئا تھا
اور مسلسل امیرن کے ابا سے بدل لئے کی کوششوں میں نما
ہوا تھا۔

ایک دن دلاور نے امیرن کے ابا کا کبوتر اڑا لیا اور ان کے
لوگوں کی پرچانے کے بعد جب امیرن کبوتر مانگنے اس کے پاس
گئی تو دلاور نے اس کو اٹھا کر لیا۔ دلاور امیرن کو جان
سے مار دینا چاہتا تھا لیکن اس کے ساتھی، بیل گاری والا،

(2)

بیر خشن نے پسون کا لالج دلار اسے امیرن کو بیٹھ دیتے
کا مشورہ دیا۔ دلار اور بیر خشن امیرن کو لکھنؤ لئے
جیاں بیر خشن کے ساتھ کرم کے ذریعہ امیرن کو طوائفوں
کے بازار میں خام جان کے مکان پر مسوی سو روپے میں
بیچ دیا گیا۔

خام جان سے پہلی ملاقات میں افکوں نے امیرن سے
نام بیوچا اور اپنی اس کا نام پسند ہیں آیا لہذا افکوں
نے اس کا نام "امراو" رکھ دیا۔ یوں فیض آباد کی
امیرن لکھنؤ کی طوائف امراو بن گئی۔ جب امراو کو
رہنڈیوں میں شمار کیا جان لگا تو خام جان کے بیان آئے
وہاں آدمی اسے امراو جان کہنے لگا (خالبی بران کے بیان
کا کوئی طریقہ تھا کیونکہ خام کے کوئی کھلکھل کی ساری رہنڈیوں کے
نام میں "جان" لگا رہتا تھا جسے امیر جان و بسم اللہ جان
و بنہ وغیرہ)

خام جان کے بیان امراو نے تعلیم حاصل کری، شعر و شاعری
کا ذوق رکھنی تھیں اور بھر خود بھی شاعری کرنے لگیں۔ ۶۰
"ادا" کے خاطر سے شاعری کرنی تھیں جس کی ایک مثال
یہیں مرزا ہادی رسوا اور ان کے شاعر احباب کی مختل میں امراو
کے ایک شعر میں جائی ہے۔ بران کی غزل کا مقطعہ ہے:

اے ادا تم کبھی نہ مانیں گے
دل کو دل کی خبر نہیں ہوتی

امیرن سے امراو جان ادا بنتے کے درمیان ایک بھی کے اعوان
طوائف کے طور پر بکنے، ایک جسم فروش کے طور پر زندگی کے
کئی سال گزارنے اور بالآخر اس قید سے نکلنے کا قدر ہے۔

(3)

سوال ۲: امراو جان ادا نے اپنے خاندان کی سماجی حیثیت کے
بارے میں کیا بیان کیا؟

لوں تو امراو جان ادا اپنے بچپن، باب دادا کا نام
وغیرہ سب بھول گئیں تھیں لیکن اتنا عرصہ گزر جانے
کے بعد ان کی یاد راستے مطابق انہوں نے مرزا ہاری
رسوا کے سامنے اپنے خاندان کا ذکر کیا۔

ان کے مطابق وہ فرض آباد کے کسی محل میں رہتی تھیں
جیاں کچھ مکان اور جھونپڑوں میں لوگ رہا کرتے تھے۔ محل
میں رُکیت دلاؤر خان کے علاوہ صرف امیرن کا گھر خدا اور
اویخا بنایا ہوا تھا۔ محل کے باقی لوگ بہشتی، نائی، دھوپی،
مکھار اور ایسے ہی معمولی وہ کام کر رہے تھے کہ چلا رہے
تھے لیکن امیرن کے ابائی اچھی ملازمت تھی۔ امراو جان کو
ان کے مالک (بیگ صادر جن کے مقابر پر نظر تھے) یا کتنی تجویز
تھی یہ تو پہنچ پتا تھا، لیکن لوں ان کو جحدار کا نام
سے لوگ بلاتے تھے۔

امراو جان کے گھر میں خوش حالی تھی، روپے پیسے کی کوئی فکر
نہیں، اپنے کھاتی اور بستی اور ٹھیکیں۔ شغل کے لئے ابا نے
کبوتر بھی پالے ہوئے تھے۔ فرض امیرن کو آنس پاس کے
علاء میں اپنے ہر سے زیادہ بہتر اور امیر کوئی نظر نہیں آتا تھا۔

محل میں امیرن کے گھر والوں کی لذت بھی تھی۔ ابا کو لوگ چل کر
سلام کرتے تھے، اماں کیس جاتی تھیں تو ڈولی میں بیٹھا رہا
ساری تفصیلات ہمیں ایک باتیت، شریف اور رکھاڑا
والے خاندان کا بتا دیتی ہیں۔

خود امیرن کی نسبت اپنے پوچھی ہے سچے ساتھ ٹھہری
بیوی نے جس کی کمزوری، خوبصورت اور عین دن ٹھاٹہ
کا جو ذکر امرا و جان تھا، اس سے ہمیں امیرن کے سوال
کی زندگی (چند میں کے بعد وہ امرا و جان کا خارذان بن جائے ہے
ان کا ذرخ ضروری ہے) کی خوش حالی کا بھی معلوم ہو جانا ہے

امرا و جان کے مطابق وہ اپنے سے اپنے حال میں کسی کو نہ

پانی ہیں اور زندگی کی ہر آرزو اپنے لئے میں پوری ہوئی
نظر آئی ہیں -

سوال نمبر ۳: امرا و جان یہ سوال اٹھاتی ہے کہ وہ اکتوبر ۱۹۰۱ء میں یوقوت تو
کہ اس کی زندگی میں زیادہ حوشی ہوئی۔ اس بارے
میں آپ کی کیا رائے ہے؟ درائل کے ساتھ جواب لیتے۔

امرا و جان کے خارذان کی معاشی و سماجی حالت کا جیسا کہ
ہم نہ لڑکے، تو جو آسائش و آرام، روپیہ بسے وغیرہ ان
کو خام کے مکان میں ملا وہ اپنے بچل زندگی جاری
رکھتے ہوئے ہیں مل جاتا۔ وہ اپنی منگنی اور ہونے والی
شوہر سے بھی مطمئن ہیں -

خام جان کے مکان پر زندگی کا سب سے بڑا فائدہ جو امرا و جان
کو ہوا وہ لکھنؤ کی زبان سکھنا اور تعلیم و تربیت ہے۔ بیان سے
اپنی شاعری کا شوق ہوا جو زندگی ہر ان کی ذات کا بڑا
حصر رہا۔

باقی خام کے مکان پر جو جسم فروشی اور حسن فروشی کا بازار
گرم ہوتا ہے اس سے تو امرا و جان کے بعد میں خود ہی تو پر کری ہیں -
اور سے قید کی زندگی، تو اس سے میں تو اپنی حوشی میں ملے

گویر مرزا سے عبत کی نواس میں ہی دھوکہ مل، خستی نہیں۔
ہاں اپنے مددوں کی وقتی حسن سے محبت اور دوغدہ بن
کا اندازہ ضرور ہو گیا جو ایک سبق ہوا۔

خام لے بیان آئے اور انہوں سے بدیے امیراؤ جان کی شادی ط
قی۔ یوں ۷۰۰ دلہما اور اس کی خصوصیات سے مطمئن ہیں
لیکن شادی کے بعد زندگی کیسے نہ رہی، ان کا شوہر خاص
ہوتا یا نہیں (یہ نہ دیکھ کر کوٹھ پر آئے) اور اپنے اپنے
بیویوں کی ہوئی ہوئی دوسری شوہروں میں دلچسپی رکھتے
(قہ) ان سے باتوں کے بارے میں ہم فائدہ نہیں کر سکتے
لہذا اخوبش و قت ہوئے یا زندگی ہر وہ حوش حال نہیں
سکون سے گزاریں یہ ہم نہیں کہہ سکتے۔

ایمراؤ جان کی زندگی میں کیا خوبشی آئی اور کیا بائیں
کا اندازہ ہیں لیکن ایک بات واضح ہے۔ ان کے حک
والوں کے زدیک رشتہ اور خوشی سے بڑھ کر معاشرے
میں لذت ہی۔ جن کھروالوں نے انہوں کے بعد بھی کو
ڈھونڈتے ہیں کوئی خاص کوشش نہیں کی، جو بھائی ہیں
کے ملنے کے بعد ہی اس کو بجا کر خوش آمدید کہتے کے مر جان
اور خاموشی سے دفع ہو جانے کے مشورے کے تاریخ اندازی
”لذت“ سالمت رہے، اپنے امیرن کی شادی کا فائدہ ہی
کھف کے لذت اور حیثت دیکھ کر ہی کیا ہو گیا، یہ ۷۱۹۲
شوہر اور اس کے والوں کی فطرت و عادات دیکھ رہیں۔
لہذا اگر امیرن کی قسمت خراب ہوتی اور اس مسائل کا
سامنا کرنا پڑتا تو یہ ۷۱۹۲ اس زندگی پر مذاق میں رہنے
کے مجبور رکتے جائے مدد کرنے کے لیکن ان کو تو لذت اور
”لوگ کیا ہیں“ کی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ کم از کم امراؤ
جان ادا اپنی زندگی اور فضلہوں کی واحد علاج تھے۔

امراو جان اگلوں نہیں ہوتے تو اس کی زندگی کس ہوتی؟
 اس کے بارے میں ہم مکمل یقین نہیں کہ سلسلے میں
 وہاں جو مصالح ہے یا ہو سلتھ ہے وہ ہم نہیں دیکھ سکتے خامزے
 پہاں رہنے کی خرابیاں اور امراو جان کی منیں فقط (جو
 کہ ان کے بکاری، شراب اور نشستے کوارڈ کرنے کی وجہ
 بنی) ہی ہم نہیں دیکھ سکتے خامزے پہاں جو تعلم حاضر میں
 اس کے قوانین سے ہم نظریں نہیں ہے اور آزادی کے بعد
 امراو جان کی بڑھوئی زندگی ہمیں ہمارے سامنے ہے، لیکن ہم
 نہ دیکھ سکتے کچھ ستاری کا ذوق باشے، وہ احباب علیاً
 عالاً وہ دنیا میں اکیل ہو گئی ہیں۔

ساید اگران کی شادی سے ہندی پر سکون اور خوشیوں
 والی ہوتی کہ ان کی زندگی میں اگلوں نہ ہونا زیادہ خوشی والا
 راستہ ہوتا، لیکن یہ سب ہمارے اندانات میں مکمل
 یقین نہ ہم نہیں کہ سلسلے کی خوشی زیادہ ہوتے یا
 نہیں۔ زندگی میں کب کہا ہو گا، کسی کو پتا نہیں۔